مفت سلسلہ اشاعت نمبر 81

دل کی آشنائی

از قلم

رئیس التحریر

علامہ ارشد القادری

ناشر

جمعیت اِشاعت اہلِسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

☆☆☆ منقبت ☆☆☆

از مرزا شکور بیگ صاحب

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

عرصہ ہوا وہ مرد مجاہد چلا گیا
سینوں میں ایک سوزش پنہاں ہے آج بھی

ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں
اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے
علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

مفہوم اہل علم نہ ہوں کیوں تیرے لئے
جب علم خود ہی سر بگریباں ہے آج بھی

عالم کی موت کہتے ہیں عالم کی موت ہے
عالم بھی تو سارا پریشاں ہے آج بھی

عشق حبیب پاک میں ڈوبا ہوا کلام
سرمایۂ نشاط سخن داں ہے آج بھی

تم کیا گئے کہ رونق محفل چلی گئی
شعر و ادب کی زلف پریشاں ہے آج بھی

بعد وصال عشق نبی کم نہیں ہوا
روح رضا حضور پہ قرباں ہے آج بھی

بھر دی دلوں میں الفت و عظمت رسول کی
جو مخزن حلاوت ایماں ہے آج بھی

جو علم کا خزینہ کتابوں میں ہے تری
ناموس مصطفیٰ کا وہ نگراں ہے آج بھی

خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحب قرآں ہے آج بھی

لله اپنے فیض سے اب کام لیجئے
فتنوں کے سر اٹھانے کا امکاں ہے آج بھی

وابستگان کیوں ہوں پریشان ان پہ جب
لطف و کرم کا آپ کے داماں ہے آج بھی

تم جان تھے چمن کی چمن وہ چمن کہاں
بلبل چمن میں یوں تو غزل خواں ہے آج بھی

مرزا سر نیاز جھکاتا ہے اس لئے
علم و عمل پہ آپ کا احساں ہے آج بھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب : دل کی آشنائی

مصنف : رئیس التحریر علامہ ارشد القادری صاحب

ضخامت : ١٦ صفحات

تعداد : ٤٠٠٠

مفت سلسلہ اشاعت : ٨١

زیرِ نظر کتابچہ حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب زلف و زنجیر سے ماخوذ ایک مکمل مضمون ہے۔ رئیس التحریر کی تحریر کی تعریف کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اس کتابچہ کو اپنے سلسلۂ مفت اشاعت کی ٨١ ویں کڑی کے طور پر پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے نیز اس کتابچے میں مضمون "دل کی آشنائی" کے ساتھ ساتھ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کا تعارف اور سرگرمیاں بھی شامل اشاعت ہے۔

☆☆☆ ناشر ☆☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000 فون: 2439799

دل کی آشنائی

اپنے عہدِ طالب علمی کی وہ خوش گوار شام میں کبھی نہیں بھولوں گا جب دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے صدر دروازے پر میں کھڑا تھا۔ لاٹھی ٹیکتا ہوا ایک بوڑھا دیہاتی میرے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور ہانپتے ہوئے دریافت کیا۔

"مبارک پور میں کوئی بہت بڑا مدرسہ ہے۔ اس کا نام میرے ذہن سے اتر گیا ہے لیکن اتنا یاد ہے کہ بریلی کے جن مولانا صاحب نے تیرہ سو برس کے اسلام کا چہرہ باطل پرستوں کے اڑائے ہوئے گرد و غبار سے صاف کیا ہے وہ مدرسہ انہی کے مسلک کا حامی ہے۔"

اس واقعہ کو بیس سال کا عرصہ ہو گیا۔ لیکن آج سوچتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ اس بوڑھے انسان کے ہیکل میں فطرت خود بول رہی تھی۔ بریلی کے ان ہی مولانا صاحب کی کیف بار زندگی کا ایک واقعہ اس مضمون میں پڑھیے۔

(ارشد القادری)

☆☆☆

پرانے شہر بریلی کے ایک محلے میں آج صبح ہی سے ہر طرف چہل پہل تھی۔ دلوں کی سرزمین پر عشقِ رسالت ﷺ کا کیف و سرور کالی گھٹاؤں کی طرح برس رہا تھا۔ بام و در کی آرائش، گلی کوچوں کا نکھار، رہ گزاروں کی صفائی اور دور دور تک رنگین جھنڈیوں کی بہار ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔

بالآخر چلتے چلتے ایک راہ گیر نے دریافت کیا "آج یہاں کیا ہونے والا ہے؟"

کسی نے جواب دیا "دنیائے اسلام کی عظیم ترین شخصیت، دین کے مجدد، اہلسنت کے امام، عشقِ رسالت ﷺ کے گنج گراں مایہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی آج یہاں تشریف لانے والے ہیں۔ انہی کے خیر مقدم میں یہ سارا اہتمام ہو رہا ہے۔

پھر اس نے فوراً ہی دوسرا سوال کیا۔ کہاں سے تشریف لائیں گے؟

کسی نے جلدی سے گزرتے ہوئے جواب دیا۔ اسی شہر کے محلہ سوداگران سے۔ جواب سن کر وہ حیرت سے منہ تکتا رہ گیا۔ دیر تک کھڑا سوچتا رہا۔ آنے والا اسی شہر سے آرہا ہے۔ وہ آنا چاہے تو ہر صبح و شام آسکتا ہے۔ مسافت بھی کچھ اتنی طویل نہیں ہے کہ وہاں سے آنے والے کو کوئی خاص اہمیت دی جائے اور ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر اس کے خیر مقدم کا شاندار اہتمام کیا جائے۔

آخر لوگوں کے سامنے اپنے دل کی اس خلش کا اظہار کئے بغیر اس سے نہ رہا گیا۔

ایک بوڑھے آدمی نے ناصحانہ انداز میں اسے جواب دیا۔ بھائی! پہلے تو یہ سمجھ لو کہ آنے والا کس حیثیت کا ہے؟ کس شان کی اس کی ہستی ہے۔

اعزاز و اکرام کی بنیاد مسافر کے قرب و بعد پر نہیں ہے، شخصیت کی جلالت شان اور فضل و کمال کی برتری پر ہے۔

آنے والے مہمان کی زندگی یہ ہے کہ وہ اپنے دولت کدے سے نکل کر یا تو فرائض بندگی کے لئے خدا خانے میں جاتا ہے یا پھر جذبۂ عشق کی تپش بڑھ جاتی ہے تو دیارِ حبیب ﷺ کا سفر کرتا ہے۔

اس کے علاوہ اس کے شام و سحر اور شب و روز کا ایک ایک لمحہ دینی مہمات میں اس درجہ مصروف ہے کہ نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی بھی اسے مہلت نہیں ملتی۔ اس کے

حریمِ دل پر ہر وقت عشقِ بے نیاز کا پہرہ رہتا ہے۔ ہزار انداز دلربائی کے باوجود آج تک خیالِ غیر کو باریابی کی اجازت نہیں مل سکی ہے۔ اس کی نوکِ قلم کا ایک ایک قطرہ فکر و اعتقاد کی جنتوں میں کوثر و تسنیم کی طرح پہرہ دے رہا ہے، اس کے خونِ جگر کی سرخی سے ویرانوں میں دین کے گلشن لہلہا اٹھے ہیں۔

اس کے عرفان و آگہی کی داستانیں چمن چمن میں پہنچ گئی ہیں اور لوح و قرطاس سے گزر کر اب اس کے علم و دانش کا چراغ کشورِ دل کے شبستانوں میں جل رہا ہے۔

عشق و ایمان کی روح اس کے وجود کی رگ رگ میں اس طرح رچ بس گئی ہے کہ اپنے محبوب کی شوکت جمال کے لئے وہ ہر وقت بے چین رہتا ہے۔ غم عشق میں سلگتی ہوئی اس کے جگر کی آگ کبھی بجھتی نہیں۔ اس کے دل کا دھواں کبھی نہیں بند ہوتا اور نقش و نگار جاناں کے لئے اس کے قلمدان کی روشنائی کبھی نہیں سوکھتی۔ پلکوں کا ایک قطرہ ڈھلکنے نہیں پاتا کہ اس کی جگہ آنسوؤں کا نیا طوفان امنڈنے لگتا ہے۔ وہ اپنے محبوب کے وفاداروں پر اس درجہ مہربان ہے کہ قدموں کے نیچے دل بچھا کر بھی وہ اہتمامِ شوق کی تشنگی محسوس کرتا ہے۔

اور جہاں اہلِ ایمان کے لیے وہ لالہ کے جگر کی ٹھنڈک ہے۔ وہیں اہلِ کفر کے حق میں وہ غیظ و جلال کا ایک دہکتا ہوا انگارہ ہے۔ اپنے محبوب ﷺ کے گستاخوں پر جب وہ قلم کی تلوار اٹھاتا ہے تو انگلیوں کی ایک ایک جنبش پر تڑپتی ہوئی لاشوں کا انبار لگ جاتا ہے۔ باطل کے جگر میں اس کے نشتر کا ڈالا ہوا شگاف زندگی کی آخری ہچکیوں تک مندمل نہیں ہوتا۔

اور سن لو کہ وہ اپنے خون کے پیاسوں کو بھی معاف کر سکتا ہے لیکن محبوب کی حرمت سے کھیلنے والوں کے لئے اس کے یہاں صلح و درگزر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

وہ حق کا بیان تو بڑی چیز ہے وہ تو ان دشنام طرازوں سے جنس کر بات کرنا بھی ناموسِ عشق کی توہین سمجھتا ہے۔

بارگاہِ رب العزت اور شانِ رسالت ﷺ میں اس کا ذوقِ احترام وادب اس درجہ لطیف ہے کہ متکلم کے قصد و نیت سے قطع نظر وہ الفاظ کی نوکِ پلک پر بھی شرعی تعزیرات کا پہرہ اٹھاتا ہے۔ ہوائے نفس کی دبیز گرد کے نیچے چھپ جانے والی شاہراہِ حق کو اتنی خوش اسلوبی کے ساتھ اس نے روشن کر دیا ہے کہ اب اہلِ عرفان کی دنیا یک زبان اسے "مجدد" کہتی ہے۔ فرشِ گیتی پر رحمت و فیضان کے چشموں کی طرف بڑھنے والوں کے لئے اب درمیان میں کوئی دیوار حائل نہیں ہے۔ طلسمِ فریب کی وہ ساری فصیلیں ٹوٹ کر گر گئی ہیں، جو شیاطین کی سربراہی میں جادۂ عشق کے مسافروں کو واپس لوٹانے کے لئے کھڑی کی گئی تھیں۔

اس کے فکر و نظر کی اصابت، علم و فن کا تبحر، فضل و کمال کی انفرادیت، شریعت و تقویٰ کا التزام، مجد و شرف کی برتری، تجدید و ارشاد کا منصبِ امامت اور دین و سنت کے فروغ کے لئے اس کے دل کا عشق و اخلاص سارے عرب و عجم نے تسلیم کر لیا ہے۔

وہ اپنے زمانے کا بہت بڑا سخن ور بھی ہے۔ لیکن آج تک کبھی اس کی زبان اہلِ دنیا کی منقبت سے آلودہ نہیں ہوئی۔ وہ بھری کائنات میں صرف اپنے محبوب ﷺ کی مدح سرائی سے شاد کام رہتا ہے۔

وہ اپنے کریم آقا ﷺ کی گدائی پر دونوں جہاں کا اعزاز نثار کر چکا ہے۔ دنیا کے اربابِ ریاست صرف اس آرزو میں بارہا اس کی چوکھٹ تک آئے کہ اپنے حضور میں صرف باریاب ہونے کی اجازت دے دے۔ لیکن زمانہ شاہد ہے کہ ہر بار انہیں شکستہ

خاطر ہو کر واپس لوٹنا پڑا۔

بوڑھے آدمی نے جذباتی انداز میں اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا:

اب تم ہی بتاؤ کہ اپنے وقت کی اتنی عظیم و برتر شخصیت جس کی دینی و علمی شوکتوں کے پرچم عرب و عجم میں لہرا رہے ہیں اور جسے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی وارفتگی نے دونوں جہاں سے چھین لیا ہے۔ آج اگر وہ یہاں قدم رنجہ فرمانے کے لئے مائل بہ کرم ہے تو کیا یہ ہمارے نصیبے کی معراج نہیں ہے؟ پھر اگر ہم اس کے خیر مقدم کے لئے اپنے دلوں کا فرش بچھا رہے ہیں تو اپنے جذبۂ شوق کے اظہار کے لئے اس سے زیادہ خوشگوار موسم اور کیا ہو سکتا ہے۔

بوڑھے آدمی کی طویل گفتگو ختم ہو جانے کے بعد اس اجنبی راہگیر کے چہرے کا اتار چڑھاؤ حیرت و مسرت کے گہرے تاثرات کی نشاندہی کر رہا تھا۔

امام اہلسنت کی سواری کے لئے پالکی دروازے پر لگا دی گئی تھی۔ سینکڑوں مشتاقانِ دید انتظار میں کھڑے تھے۔ وضو سے فارغ ہو کر کپڑے زیبِ تن فرمائے۔ عمامہ باندھا اور عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ چہرۂ انور سے فضل و تقویٰ کی کرن پھوٹ رہی تھی۔ شب بیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا۔ طلعتِ جمال کی دل کشی سے مجمع پر ایک رقت انگیز بے خودی کا عالم طاری تھا۔ گویا پروانوں کے ہجوم میں ایک شمعِ فروزاں مسکرا رہی تھی اور عندلیبانِ شوق کی انجمن میں ایک گلِ رعنا کھلا ہوا تھا۔ بڑی مشکل سے سواری تک پہنچنے کا موقع ملا۔

پابوسی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد کہاروں نے پالکی اٹھائی، آگے پیچھے دائیں بائیں نیاز مندوں کی بھیڑ ہمراہ چل رہی تھی۔

کہار پالکی لے کر تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ امام اہلسنت نے آواز دی۔

"پالکی روک دو۔"

حکم کے مطابق پالکی رکھ دی گئی۔ ہمراہ چلنے والا مجمع بھی وہیں رک گیا۔

اضطراب کی حالت میں باہر تشریف لائے، کہاروں کو اپنے قریب بلایا اور بھرائی ہوئی آواز میں دریافت کیا۔ "آپ لوگوں میں کوئی آلِ رسول ﷺ تو نہیں؟"

"اپنے جدِ اعلیٰ کا واسطہ، سچ بتایئے، میرے ایمان کا ذوقِ لطیف تنِ جاناں کی خوشبو محسوس کر رہا ہے۔"

اس سوال پر اچانک ان میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ پیشانی پر غیرت و پشیمانی کی لکیریں ابھر آئیں۔

بے نوائی آشفتہ حالی اور گردشِ ایام کے ہاتھوں ایک پامال زندگی کے آثار اس کے انگ انگ سے آشکار تھے۔

کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد نظریں جھکائے دبی زبان سے کہا۔

"مزدور سے کام لیا جاتا ہے ذات پات نہیں پوچھی جاتی۔ آہ! آپ نے میرے جدِ اعلیٰ کا واسطہ دے کر میری زندگی کا ایک سربستہ راز فاش کر دیا۔

سمجھ لیجئے میں اسی چمن کا ایک مرجھایا ہوا پھول ہوں جس کی خوشبو سے آپ کی مشامِ جاں معطر ہے۔ رگوں کا خون نہیں بدل سکتا۔ اس لئے آلِ رسول ﷺ ہونے سے انکار نہیں ہے لیکن اپنی خانماں برباد زندگی کو دیکھ کر یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔

چند مہینے سے آپ کے اس شہر میں آیا ہوں۔ کوئی ہنر نہیں جانتا کہ اسے اپنا ذریعۂ معاش بناؤں۔ پالکی اٹھانے والوں سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ ہر روز سویرے ان کے جھنڈ میں آ کر بیٹھ جاتا ہوں اور شام کو اپنے حصے کی مزدوری لے کر اپنے بال بچوں میں لوٹ جاتا ہوں۔"

ابھی اس کی بات تمام بھی نہ ہو پائی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ عالم اسلام کے ایک مقتدر امام کی دستار اس کے قدموں پر رکھی ہوئی تھی اور وہ روتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر التجا کر رہا تھا۔

"معزز شہزادے! میری گستاخی معاف کر دو، لاعلمی میں یہ خطا سرزد ہو گئی ہے۔ ہائے غضب ہو گیا۔ جن کے کفشِ پا کا تاج میرے سر کا سب سے بڑا اعزاز ہے ان کے کاندھے پر میں نے سواری کی۔ قیامت کے دن اگر کہیں سرکار ﷺ نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزندوں کا دوشِ ناز نین اسی لئے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائیں تو میں کیا جواب دوں گا۔ اس وقت بھرے میدانِ حشر میں میرے ناموسِ عشق کی کتنی بڑی رسوائی ہو گی؟"

آہ! اس ہولناک تصور سے کلیجہ شق ہوا جا رہا ہے۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جس طرح ایک عاشقِ دلگیر روٹھے ہوئے محبوب کو مناتا ہے۔ بالکل اسی انداز میں وقت کا ایک عظیم المرتبت امام اس کی منت و سماجت کرتا رہا اور لوگ پھٹی آنکھوں سے عشق کی نازبرداریوں کا یہ رقت انگیز تماشا دیکھتے رہے۔

یہاں تک کہ کئی بار زبان سے معاف کر دینے کا اقرار کرا لینے کے بعد امام اہلسنّت نے پھر اپنی ایک آخری التجائے شوق پیش کی۔

چونکہ راہِ عشق میں خونِ جگر سے زیادہ وجاہت و ناموس کی قربانی عزیز ہے اس لئے لاشعوری کی اس تقصیر کا کفارہ جب ہی ادا ہو گا کہ اب تم پالکی میں بیٹھو اور میں اسے اپنے کاندھے پر اٹھاؤں۔

اس التجا پر جذبات کے تلاطم سے لوگوں کے دل ہل گئے۔ وفورِ اثر سے فضا میں چیخیں بلند ہو گئیں۔ ہزار انکار کے باوجود آخر سید زادے کو عشق جنوں خیز کی ضد

پوری کرنی پڑی۔

آہ! وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دل گداز تھا۔ جب اہلسنّت کا جلیل القدر امام کہاروں کی قطار سے لگ کر اپنے علم و فضل، جبہ و دستار اور اپنی عالمگیر شہرت کا سارا اعزاز خوشنودی حبیب ﷺ کے لئے ایک گمنام مزدور کے قدموں پر نثار کر رہا تھا۔

شوکت عشق کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ کر پتھروں کے دل پگھل گئے۔ کدورتوں کا غبار چھٹ گیا، غفلتوں کی آنکھ کھل گئی اور دشمنوں کو بھی ماننا پڑا کہ آل رسول کے ساتھ جس کے دل کی عقیدت و اخلاص کا یہ عالم ہے، خود رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کی وارفتگی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ اہلِ انصاف کو اس حقیقت کے اعتراف میں اب کوئی تامل نہیں ہو سکتا کہ نجد سے لے کر سارنپور تک رسول ﷺ کے گستاخوں کے خلاف احمد رضا کی برہمی قطعاً حق بجانب ہے۔

صحرائے عشق کے اس روٹھے ہوئے دیوانے کو اب کوئی نہیں منا سکتا۔ وفا پیشہ دل کا یہ غیظ، ایمان کا تقاضا ہوا ہے نفسانی ہیجان کی پیداوار نہیں۔

ہے ان کے عطر بوئے گریباں سے مست گل
گل سے چمن چمن سے صبا اور صبا سے ہم

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

تعارف اور سرگرمیاں

آغازِ خدمت :۔

تقریباً 9 سال قبل 1991 میں وقت کی ضرورت اور اہلسنّت و جماعت کی سرگرمیوں کو جلا بخشنے کے لیے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی داغ بیل ڈالی گئی اور خدمت دین کے اس مقدس و عظیم کام کو جاری رکھنے کے لیے درجِ ذیل شعبے قائم کر دیے گئے۔

شعبۂ حفظِ قرآن :۔

الحمد للہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام قائم مدارس میں کئی طلباء حفظ قرآن پاک کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور بے شمار بچے حفظ قرآن پاک کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ مدارس صبح، دوپہر، شام اور رات کی شفٹوں میں جاری ہیں۔

شعبۂ ناظرہ :۔

بالغان کے لیے رات کو بعد نماز عشاء قرآن پاک ناظرہ کے مدارس کا اہتمام کیا گیا ہے جہاں دن بھر کاروبار میں مشغول رہنے والے افراد قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

شعبۂ درسِ نظامی :۔

کراچی کی تاریخ میں پہلی بار جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام

نور مسجد کاغذی بازار میں رات کے اوقات میں درسِ نظامی کی کلاسوں کا انعقاد کیا گیا ہے جہاں ابتدائی پانچ درجوں تک کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور بعد میں طالب علم کو مزید تعلیم کے لیے دارالعلوم امجدیہ بھیج دیا جاتا ہے۔

اس درس گاہ سے اب تک تقریباً 10 افراد درسِ نظامی کا کورس مکمل کر کے دارالعلوم امجدیہ سے سند فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ نیز اس درس گاہ سے فارغ شدہ تعلیم یافتہ افراد نے اپنے اپنے علاقوں میں رات کی کلاسوں کو فروغ دیا ہے اور آج الحمدللہ گارڈن، جمشید روڈ، سولجر بازار، رنچھوڑ لائن، بلدی چوک، ہرنس روڈ، کھوڑی گارڈن اور دیگر علاقوں میں بھی رات کے اوقات میں درسِ نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ایک اہم بات :۔

ہمارے مدارس خواہ وہ درسِ نظامی کے ہوں یا حفظ و ناظرہ کے ان کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں پر تعلیم دینے والے تمام مدرس فی سبیل اللہ اپنی اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ آج کے مصروف دور میں جب ہر کوئی معاشی پریشانی میں مبتلا نظر آتا ہے ایسے عالم میں ان کی بے لوث خدمات لائق صد ستائش ہیں۔

ہفتہ واری اجتماع :۔

عوام الناس کی اصلاح کے لیے ہر پیر کو بعد نمازِ عشاء ورات تقریباً 10 بجے نور مسجد کاغذی بازار میں ایک خصوصی اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مقتدر اور مختلف علمائے اہلسنّت مختلف منتخب موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہیں۔

مفت کتب وکیسٹ لائبریری :۔

نور مسجد کاغذی بازار میں ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف موضوعات پر سینکڑوں کتابیں مطالعہ کے لیے اور حمد و نعت اور علمائے اہلسنّت کی تقاریر

پر مشتمل سینکڑوں کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ لائبریری عوام الناس کی سہولت کے لیے روزانہ رات کو بعد نمازِ عشاء رات 10 بجے سے 11 بجے تک کھلی رہتی ہے۔

ریکارڈ روم :۔

فی زمانہ مختلف بد مذہب فرقوں اور گمراہ ٹولوں کے فریب سے عوام الناس کو محفوظ رکھنے کے لیے ہمارے ہاں دارالتحقیق ارشدیہ کے نام سے ایک ریکارڈ روم بھی قائم کیا گیا ہے جس میں قرآن و حدیث اور علماء سلف کی کتابوں نیز بد مذہب فرقوں کی اپنی تحریروں کے ذریعے ان کے باطل نظریات اور گمراہ کن عقائد کارد کیا گیا ہے تاکہ عوام الناس ان کی شر انگیزی اور فتنہ پروری سے محفوظ رہ سکیں۔ الحمدللہ سینکڑوں لوگ اس ریکارڈ روم سے مستفید ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

شعبۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ :۔

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے اور ان کی تحقیقات کو دنیا کے سامنے لانے کے لیے نور مسجد کاغذی بازار میں خاص ان کے نام سے ایک مخصوص شعبہ قائم کیا گیا ہے جس میں اعلیٰ حضرت کی تقریباً 200 تصانیف اور اعلیٰ حضرت کی سیرت پر تقریباً 400 کتابیں عوام الناس کے استفادہ کے لیے موجود ہیں نیز ان کتب میں اضافہ کے لیے ہم مسلسل کوشاں ہیں اور ان پر تحقیق و جستجو اور ان کی اشاعت کا کام بھی جاری ہے۔

شعبۂ نشر و اشاعت :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے شعبۂ نشر و اشاعت کے تحت اب تک

مختلف موضوعات پر 80 کے قریب کتابیں ایک لاکھ سے زائد کی تعداد میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر عوام الناس کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہیں نیز ہر ماہ تقریباً ایک کتاب بذریعہ ڈاک پورے پاکستان میں مفت ارسال کی جاتی ہیں۔

جلسے اور جلوس :۔

عوام الناس میں دینی شعور پیدا کرنے کے لیے اہم مذہبی ایام مثلاً 12 ربیع الاول کے موقع پر سرور کونین ﷺ اور 11 ربیع الثانی کے موقع پر حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں جلوس نکالے جاتے ہیں نیز بزرگانِ دین کے ایام کے موقعوں پر ان کی یاد میں خصوصی جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ جن میں ان کی سیرت پر خصوصی روشنی ڈالی جاتی ہے۔

شب بیداریاں :۔

عوام الناس میں اعمال صالحہ اور اوراد و وظائف کی عادت کو رائج بنانے کے لیے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان مختلف مواقع پر شب بیداریوں کا بھی اہتمام کرتی ہے جس میں ذکر و اذکار، نعت خوانی و خصوصی دعا کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں خشیتِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا جذبہ اجاگر کیا جاتا ہے۔

یوم رضا :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ہر سال یوم رضا انتہائی اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ یوم رضا کے موقع پر اندرون و بیرون ملک سے تشریف لائے ہوئے جید علمائے کرام اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں اور ان کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

تربیتی نشست برائے عقائد و اعمال :۔

عوام الناس کو عقائد اہلسنّت و جماعت کی تعلیم دینے کے لیے اور ان میں اعمال صالحہ کی پابندی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً تربیتی نشستوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

تربیتی نشست برائے حج :۔

حجاج کرام کو مناسکِ حج کی تربیت دینے کے لیے نور مسجد کاغذی بازار میں ہر سال ایک حج نشست کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے جس میں مختلف نقشوں، ماڈلز، ظغروں اور تربیتی کورس کے ذریعے حجاج کرام کو مناسکِ حج اور حاضری مدینہ منورہ کے آداب سکھائے جاتے ہیں۔

انٹرنیٹ کے ذریعے تبلیغ اسلام :۔

آج کل کے دور میں تبلیغ اسلام کے حوالے سے انٹرنیٹ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا مختلف بدمذہب فرقے انٹرنیٹ کے ذریعے عوام الناس کو گمراہ کرنے میں مصروف عمل ہیں ان بدمذہبوں کی شر انگیزی کی روک تھام کے لیے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان نے ایک انٹرنیٹ کمیٹی تشکیل دی ہے اور www.ishaateislam.net کے نام سے اپنی ویب سائٹ بھی بنائی ہے اس ویب سائٹ پر نہ صرف یہ کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تمام پروگرامات ریلیز کیے جائیں گے بلکہ تمام بدمذہب فرقوں کے خلاف مواد بھی ریکارڈ کیے جائیں گے۔

تربیتی اعتکاف :۔

ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں نور مسجد کاغذی بازار میں دس

روزہ تربیتی اعتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے جہاں ایک وقت میں 80 سے 100 افراد کو دس دنوں تک عقائد و اعمال کی تربیت دی جاتی ہے۔

ہمارے آئندہ پروگرام

☆ ریفرنس لائبریری

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان نے میٹھادر کے علاقے میں حال ہی میں ایک 1800 اسکوائر فٹ کی جگہ خریدی ہے جہاں ایک عظیم الشان انٹرنیشنل لائبریری قائم کی جائے گی اس لائبریری کے لیے قرآن و حدیث کی تفاسیر و شروحات سے لے کر سلف صالحین کی کتابوں سمیت اسلامی موضوعات پر مشتمل ہزاروں کتابیں جمع کی جائیں گی۔ یہ لائبریری ان شاء اللہ العزیز ایک مکمل اسلامی لائبریری ہوگی۔

☆ دارالعلوم کا قیام :۔

ہمارے آئندہ کے پروگراموں میں سے ایک پروگرام میٹھادر کے علاقے میں اہلسنت و جماعت کے ایک دارالعلوم کا قیام بھی شامل ہے۔ جہاں نہ صرف یہ کہ صبح کے اوقات میں درسِ نظامی کی تعلیم دی جائے گی بلکہ مفتی شرع عوام الناس کے درپیش مسائل کے جوابات بھی قرآن و سنت کے مطابق بالمشافہ یا پھر فون، فیکس، ای میل اور انٹرنیٹ کے ذریعے دیں گے۔

ہم چاہتے ہیں.........

☆ ریفرنس لائبریری اور دارالافتاء کے لئے مطلوبہ کتب فراہم کر کے اس تبلیغی اور فکری مشن کو فروغ دیا جائے جس میں ہم عرصہ دراز سے مصروف عمل ہیں۔

☆ شعبہ حفظ و ناظرہ کے مدارس میں زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔

☆ مفت اشاعت کا سلسلہ بڑھے اور چار سُو عالم میں عوام اہلسنت گھر بیٹھے زیادہ سے زیادہ کتب دینیہ کا مطالعہ کر سکیں۔

☆ ایک ایسا وسیع و عریض قطعہ زمین حاصل کیا جائے جو فی الواقع ایک دارالعلوم کی ضروریات کے لیے کافی ہو۔ نیز اس کا نصاب تعلیم، کارکردگی اور اسناد عالمی سطح پر مسلم و مقبول ہوں۔

☆ موجودہ تنظیم اور آئندہ کے منصوبہ جات پر ہونے والے اخراجات کے مستقل حل کی کوئی صورت بن جائے۔

عالی مرتبت!

☆ اگر آپ دنیاوی و اخروی کامیابی چاہتے ہیں۔

☆ تبلیغ و ترویج کے دینی فریضے کو ادا کرنا چاہتے ہیں۔

☆ اپنے دین کی نشر و اشاعت کے لئے مثالی اور عصر حاضر کے تقاضوں سے آگاہ مبلغین تیار کرنا چاہتے ہیں۔

☆ صدقہ جاریہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو آگے بڑھئے اور فرمان الٰہی کے مطابق نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کے لیے ہمارا ساتھ دیجئے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ دامے، درمے، سخنے ہر طرح اس ادارے کی توسیع و ترقی میں بھرپور مدد کریں گے۔

اور یقین رکھیئے کہ :۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان سے تعاون کی صورت میں آپ رشد و ہدایت کا جو مینارۂ نور قائم فرمائیں گے، ایک دن اس کی ضیاء پاشیاں پاکستان اور عالم اسلام کے گوشے گوشے کو منور کریں گی۔

اور آپ یقین رکھیے کہ آپ کا عطیہ نہ صرف قبول ہوگا بلکہ پورے احساسِ امانت کے ساتھ سوچ سمجھ کر خرچ کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ العزیز)

زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور خیرات کی نقد رقم کے علاوہ دیگر ضروریات کی تکمیل میں ہمارے ساتھ تعاون کیجئے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

۱۔ "ایک دن ایسا آنے والا ہے جس میں ہم سے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان تمام نعمتوں کے متعلق ضرور بالضرور باز پرس ہوگی جو اس نے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ جان، مال، عقل، صحت، دولت، وقت، عزت اور معاشرتی حیثیت وغیرہ سب کا مصرف پوچھا جائے گا۔

۲۔ آیئے ہم اپنا خود محاسبہ کریں کہ آیا جو وسائل ہماری دسترس میں ہیں کیا ہم ان میں سے کما حقہ دینی و فلاحی کاموں پر صرف کرتے ہیں یا نہیں؟

ذرا سوچئے تو! اگر ان نعمتوں کے میسر ہوتے ہوئے بھی دین کے کاموں میں کوئی کمی رہ گئی تو پھر ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں جواب دہی سے شاید ہی بچ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی دی ہوئی نعمتوں میں سے کما حقہ اس کی راہ میں خرچ کریں اور اس کے ہاں جواب دہی سے بچے رہیں۔

آمین ثم آمین۔

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو، بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا، یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے، ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)